سوال

252۔ اپنی بیٹی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی بیٹی کا رشتہ اس شرط پر دیا کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ اسے دے گا اور دونوں میں سے کوئی بھی مہر ادا نہیں کرے گا تو کیا اس طرح ایک لڑکی کے عوض دوسری لڑکی کا نکاح جائز ہے یا ضروری ہے کہ دونوں کے لئے حق مہر کا بھی تعین ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

ند!

نخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن یا اپنی خواتین میں سے کسی دوسری خاتون کا رشتہ اس شرط پر دے کہ وہ اسے یا اس کے وارثوں میں سے کسی اور کو رشتہ دے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور اس کا نام شغار (وٹہ سٹہ) رکسا ہے۔ بعض لوگ اسے نکاح بدل کے نام سے موسوم کر

؛ ابن عمر میں شغار کی تشریح میں جو یہ آیا ہے کہ ''آدمی اپنی بیٹی کا رشتہ کسی شخص کو اس شرط پر دے کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ اسے دے گا اور دونوں کے لئے حق مہر بھی نہ ہو۔'' تو یہ تشریح نافع کی ہے، یہ نبی ﷺ کا کلام نہیں ہے کہ ''دونوں کے لئے حق مہر بھی نہ ہو۔'' نبی ﷺ نے شغار کی جو تشریح فرمائی ہے ا

[مقالات وفتاویٰ ابن باز](#)

صفحہ 341

محدث فتویٰ